بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرشد کامل و پیر صادق

بزرگان دین احکام شریعت کی پابندی ایثار نفس ریاضت شاقہ اور عبادت الٰہی سے ایک خاص مرتبہ حاصل کر کے روحانی فیض پہنچانے کے قابل ہوتے تھے مرید کرنے سے قبل خواہان ارادت کا امتحان لیکر اطمینان کے بعد مرید کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کے حال میں لکھا ہے کہ اُن کے کثیر مُرید تھے آپ کے فرزند غلام جیلانی نے بھی بیعت کی درخواست کی آپ نے فرمایا غلام ... نی دلی دور ہے ابھی تم مُرید ہونے کے قابل نہیں ہو۔ غلام جیلانی عجب ہوا کہ یہ کیا ارشاد ہے باپ نے کہا کہ تم فوج میں آٹھ سو روپیہ ... اہ پاتے ہو ... طلبی تم میں کہاں سے ہو گی جب غلام جیلانی نے باپ کے ہر حکم کی تعمیل پر آمادگی ظاہر کی تو باپ نے کہا کہ تم نوکری چھوڑ کر آ ...

غلام جیلانی کو خدا طلبی مقصود تھی اس نے ملازمت ترک کی اور حاضر خدمت ہوا باپ نے حکم دیا کہ جہاں تم ملازم تھے وہاں سے بھیک مانگ کر کچھ روپیہ لاؤ غلام جیلانی نے حسب الحکم عمل کیا بھیک میں جو روپیہ ملا تھا وہ پیش کیا حکم ہوا کہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر دو جب خیرات تقسیم ہو چکی تو پھر خیرات مانگنے کا حکم دیا گیا اس دفعہ بہ نسبت سابق کے بھیک کم ملی ایسا ہی چند روز تک بھیک مانگتے رہے ایک روز بھیک میں کچھ بھی نہیں ملا لوگوں نے دیوانہ سمجھ کر نکال دیا تب باپ نے کہا غلام جیلانی تمہاری حیثیت ایک حبہ کی بھی نہیں ہے اس کے بعد غلام جیلانی سلسلہ ارادت میں شامل کیا گیا۔

نواب قادر یار خان جاگیردار نے حضرت شیخ جی حالی صاحب رح سے بیعت کی درخواست کی شیخ جی صاحب نے فرمایا کہ تم امیر ہو بادشاہ وقت کی درباداری کرتے ہو تم کو بیعت سے کیا مناسبت خان صاحب نے ہر حکم کی تعمیل پر آمادگی ظاہر کی ارشاد ہوا درباری لباس پہن کر کشتی سر پر لیکر پیادہ گھر سے آؤ مرید کروں گا خان صاحب نے حسب الحکم عمل کیا حضرت نے آپ کو مرید کیا۔

جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پچیس سال تک جنگل میں ریاضت کیا ہوں چالیس سال تک عشا کے وضو سے میں نے صبح کی نماز پڑھی ہے اور پندرہ سال تک عشا کی نماز کے بعد ایک پیر پر کھڑے ہوکر قرآن ختم کیا ہوں حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ عموماً آپ صبح کے وضو سے عشا کی نماز ادا فرماتے تھے اور ہفتہ میں ایک دفعہ خشک روٹی پانی سے تناول فرماتے غرض صوفی بننے اور زمرۂ صالحین میں داخل ہونے کے لئے نفس کشی اور ریاضت کی سخت ضرورت ہے اور اس کی بھی شدید ضرورت ہے کہ حضرت شیخ سعدیؒ کے اس مقولہ پر کاربند ہوں۔

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش
دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تم اپنے کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھو اور غیر کو بری نظر سے نہ دیکھو۔ یہ ہے اصل اصول تصوف اور یہ ہے خدا طلبی کا رستہ۔

مولانا حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی نواب صدر یار جنگ کے

مواعظ اور تقریروں کے جلسوں میں شریک ہونے کا بارہا موقع ملا ہے چونکہ جناب ممدوح خوش بیان ہیں اور موضوع ہی کے اندر صحیح روایتوں کو بیان فرمایا کرتے ہیں اس لئے آپ کے وعظوں کی مجالس میں سامعین کی کثرت رہتی تھی اور سب خاموشی سے ہمہ تن گوش بن کر سنا کرتے تھے مجھ کو یاد ہے کہ ایک دفعہ غالباً مسلمانوں کی نااتفاقی کے ضمن میں آپ نے فرمایا تھا اب حالت یہ ہوگئی ہے حقیقی بھائیوں میں محبت والفت کا نام نہیں رہا معمولی اور عام لوگوں سے قطع نظر ذی علم صاحب رشدوہدایت کے طبقہ میں بھی ایک بھائی اپنے دوسرے حقیقی بھائی کا مخالف ہے اور اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے کئی مقدمات صدارت العالیہ میں اس وقت پیش ہیں۔

نواب صدریار جنگ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح ہے اور واقعات پر مبنی ہے بہت سی مثالیں ہمارے پیش نظر ہیں۔ جہال ایسے افعال کے مرتکب ہوں تو زیادہ بدنما نہیں ہے۔ لیکن جب ایسے اصحاب میں اس قسم کے عیوب پائے جاتے ہیں جو ذی علم اور صوفی ہونے کے دعویدار ہیں تو اور بھی سخت تعجب ہوتا اور یہ کہنا پڑتا ہے۔۔۔

آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اب وقت آگیا ہے کہ پیر کے اعمال و افعال کی جانچ کر کے مرید ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے لوگ رسمی طور پر مُرید ہو جاتے ہیں اور اس بات پر غور نہیں کرتے کہ پیر و مرشد کی حالت کیسی ہے بعض لوگ جن سے بیعت کی جاتی ہے محض جاہل رہتے ہیں علم سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہتا پس ایسا پیر کیا فائدہ پہونچائے گا بعض لوگ نماز کے پابند نہیں ہوتے اور دیگر فرائض کی وقعت ان کے دل میں نہیں ہوتی بعض اپنے کو سب سے بہتر اور دوسروں کو بد اعمال سمجھتے ہیں اور بعض لوگ غیبت اور بدگوئی میں وقت گذارتے ہیں اور بعض اصحاب اپنے ہم عصر علماء و صوفیوں سے سوءظنی رکھتے ہیں چونکہ غیبت اور سوءظنی گناہ کبیرہ ہے اس لئے ایسے شخص کی بیعت سے حتی الامکان پرہیز ضرور ہے کیونکہ ترک فرائض اور ارتکاب معاصی سے قلب پر سیاہی دوڑ جاتی اور فیض روحانی رک جاتا ہے۔

پیر کو احکام الٰہی کا اس قدر سخت پابند ہونا چاہیئے کہ مختلف فیہ مسئلوں سے بھی بچتا رہے۔

پیر کے آزمایش کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ پیر کے سامنے اس کے

ہم عصر پیروں کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا جائے اور اس کے محاسن بیان کئے جائیں اگر پیر دوسروں کی تعریف سے خوش ہو تو سمجھنا چاہئیے کہ مرشد صادق ہے اور اگر ایسے ذکروں سے وہ ناخوش پایا جائے تو اس کی بیعت سے احتراز ضروری ہے کیونکہ وہ دوسروں کی تعریف سننا نہیں چاہتا ہے۔

گنہگار اندیشہ ناک از خدائے | بہ از پارسائے عبادت نمائے

کسی فقیہ نے باپ سے کہا واعظوں و علماء کا بیان اور ان کی نصیحت کا اثر میرے دل پر نہیں ہوتا ہے کیونکہ اُن کے قول کو اُن کے فعل کے مطابق نہیں پاتا ہوں۔

ترک دنیا بہ مردم آموزند | خویشتن سیم و غلہ اندوزند

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

تواضع و ایثارِ نفس قابلِ تقلید صاحبانِ رشد و ہدایت

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ عید کے صبح میں آپ نماز عید کے لئے غسل کر کے اور اچھا لباس پہن کر حمام سے نکلے کسی ناواقف شخص نے اپنے گھر کا کچرا کوڑہ دیوار پر سے نیچے پھینکا وہ اتفاقاً آپ پر گرا اور سب لباس خراب ہوگیا آپ نے کہا کہ میرا نفس آگ کا مستحق تھا شکر ہے کہ کوڑہ پر ہی معاملہ ختم ہوگیا۔

بزرگاں نکردند در خود نگاہ   خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ

حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک مہمان آیا جو سخت علیل اور بدخلق تھا آپ نے شب بیداری اور خدمت گذاری سے مہمان کے آرام نہیں لیا ایک دفعہ آپ کی آنکھ لگ گئی مریض مہمان نے آپ کی شکایت کی اور سخت وسست کہا آپ نے صبر کیا اور مریض سے معافی چاہی لوگوں نے آپ پر طعن کیا اور کہا کہ بدخلق اور سخت گو کے بجائے

کسی حق پسند ذی مروت آدمی کی خدمت کیجاتی تو اچھا تھا آپ نے فرمایا کہ صحت مند اور تندرست کا حق ہے کہ بیماروں کی باتوں کی برداشت کر کے ان کی خدمت کرنے اور آرام پہنچانے سے کوتاہی نہ کرے۔

چو خود را قوی حال بینی و خوش بشکرانہ بار ضعیفاں بکش

لقمان حکیم سیاہ فام تھے کسی شخص نے اپنا غلام سمجھ کر آپ کو پکڑ لیگیا اور سال بھر تک مٹی کے کام پر رکھا سال بھر کے بعد مفرور غلام مل گیا تو مالک غلام نے لقمان حکیم سے معافی چاہی اور قدم چوما لقمان نے جواب دیا کہ تمہارا گھر تیار ہو گیا اور میرے پر حکمت و معرفت کے دروازے کھل گئے

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے جنگل میں ایک کتے کو دندان شکستہ اور کمزور دیکھا اپنے توشہ سے آدھا حصہ اس کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا ظاہر میں اس سے بہتر ہوں لیکن معلوم نہیں کہ خدا کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔

رہ اینست سعدی کہ مردان راہ بہ عزت نکردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے مسئلہ

دریافت کیا آپ نے جواب دیا حاضرین سے کسی نے کہا امیرالمومنین جو جواب آپ نے دیا ہے اس کا وہ جواب نہ تھا جناب امیر ہرگز رنجیدہ نہ ہوئے ارشاد ہوا کہ تم اس کا جواب دو اس نے جو جواب دیا جناب امیر نے پسند فرمایا شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ بجائے جناب علی کے دوسرا کوئی شخص ہوتا تو بنظر حقارت اس کو دیکھتا اور گستاخی کے الزام سے اس کو نکلوا دیتا۔

جناب امیرالمومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کسی جگہ تشریف لیگئے ایک شخص وہاں لیٹا ہوا تھا آپ نے اس کو نہ دیکھا آپ کا مبارک پیر اس کے پیر کو لگ گیا اس نے کہا کہ کیا تم اندھے ہو آپ نے جواب دیا کہ میں اندھا نہیں ہوں غفلت سے میرا پیر لگ گیا پھر آپنے معافی چاہی

چہ منصف بزرگان دیں بودہ اند   کہ با زیر دستان چنین بودہ اند

ایک دفعہ مصر میں بارش نہیں ہوئی اور قحط پڑا عاجزی اور زاری سے نماز استسقا پڑھی گئی لیکن بارش نہ ہوئی آخر حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوے اور بارش کے لئے دعا کرنے کی استدعا کی گئی آپ یہ خبر سنتے ہی مدین کے طرف چلے گئے

چندروز کے بعد بارش خوب ہوئی اس کے بعد آپ واپس آگئے۔ ایک صاحب دل نے آپ سے وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے جانوروں کے رزق کا دایرہ بھی تنگ ہوجاتا ہے میں غور کیا تو سب سے زیادہ گنہگار اپنے کو پایا اسلئے مصر سے نکل گیا۔

سرکار کی عادات و اخلاق

صحابہ جب سب ملکر کوئی کام کرتے تو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ شریک ہوجاتے اور معمولی مزدور کی طرح کام انجام دیتے مسجد نبوی کی تعمیر میں صحابہ کی طرح خود آنحضرتؐ بھی بہ نفس نفیس شریک تھے خود اپنے دست مبارک سے اینٹ اٹھا اٹھا کر لاتے صحابہ عرض کرتے تھے کہ ہماری جانیں قربان آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں لیکن آپ اپنے کام سے باز نہ آتے غزوہ احزاب کے موقع پر بھی جب تمام صحابہ مدینہ کے چاروں طرف خندق کھود رہے تھے آپ بھی ایک ادنیٰ مزدور کی طرح کام کر رہے تھے۔

ایک سفر میں کھانا طیار نہ تھا تمام صحابہ نے ملکر کھانا پکانے کا سامان کیا لوگوں نے ایک ایک کام بانٹ لیا جنگل سے لکڑی لانے کا کام آنحضرتؐ نے اپنے ذمہ لیا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام ہم خدام کریں گے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم سے اپنے کو ممتاز کروں خدا اُس بندہ کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں میں ممتاز بنتا ہے۔

گھر کا کام کاج خود کرتے کپڑوں میں پیوند لگاتے گھر میں خود جھاڑو دیتے بازار سے سودا لاتے جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے ایک دفعہ گھر سے باہر تشریف لائے لوگ تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے فرمایا کہ اہل عجم کی طرح تعظیم کے لیئے نہ اٹھو۔

ایک دفعہ ایک شخص ملنے آیا لیکن نبوت کا اس قدر رعب طاری ہوا کہ کانپنے لگا آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں میں فرشتہ نہیں ہوں ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی

——— محمد شمس الدین صدیقی